عمانصوا علیہ انکے سوا کسی صورت مین اجازت نہین ھذا ما ظہر لی وارجوا نیکون صوابا و باللہ التوفیق وللہ الحمد ابدا۔
تنبیہ ۲ اقول تمام کتب ف۱ مین آیات ثنا کو مطلق چھوڑا اور اوسمین ایک قید ضروری ہے کہ ضروری یعنی بدیہی ہونے کے سبب علما نے ذکر نہ فرمائی وہ آیات ثنا جنھین رب عزوجل نے بصیغۂ متکلم اپنی حمد فرمائی جیسے وانی لغفار لمن تاب اونکو بہ نیت ثنا بھی پڑھنا حرام ہے کہ وہ قرآنیت کے لیے متعین ہین بندہ اونھین مین انشائے ثنا کی نیت کرسکتا ہے جنمین ثنا بصیغۂ غیبت یا خطاب ہے **تنبیہ ۳ اقول** ف۲ یہان ایک اور نکتہ ہے بعض آیتین یا سورتین ایسی ہی دعا و ثنا ہین کہ بندہ اونکی انشا کرسکتا ہے بلکہ بندہ کو اسی لیے تعلیم فرمائی گئی ہین مگر اونکے آغاز مین لفظ قل ہے جیسے تینون قل اور کریمہ قل اللھم مالک الملک انمین سے یہ لفظ چھوڑ کر پڑھے کہ اگر اوس سے امر الٰہی مراد لیتا ہے تو وہ مین قراءت ہے اور اگر وہ تاویل کرے کہ خود اپنے نفس کی طرف خطاب کرکے کہتا ہے قل اسطرح کہہ۔ یون ثنا و دعا کر۔ تو یہ امر بدعا و ثنا ہوا نہ دعا و ثنا اور شرع سے اجازت اسکی ثابت ہوئی ہے نہ اوسکی **تنبیہ ۴ اقول** یوہین وہ ادعیہ ف۳ و اذکار جنمین حروف مقطعات ہین مثلا صبح و شام ف۴ کی دعاؤن مین آیۃ الکرسی کے ساتھ سورۂ غافر کا آغاز حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ تک پڑھنے کو حدیث مین ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک رواہ الترمذی والبزار و ابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بحال جنابت اسے نہین پڑھ سکتا کہ حروف مقطعات کے معنے اللہ و رسول ہی جانتے ہین جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیا معلوم کہ وہ ایسا کلام ہو جسکے ساتھ غیر خدا بے حکایت کلام الٰہی تکلم نہ کرسکتا ہو معہذا اجازت صرف دعا و ثنا کی ہے کیا معلوم کہ انکے معنے مین کچھ اور بھی ہو واللہ تعالٰی اعلم **تنبیہ ۵ اقول** ہماری اوس تقریر سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ جن آیات ف۵ مین بندہ دعا و ثنا کی نیت نہین کرسکتا بحال جنابت و حیض اونھین بطور عمل بھی نہین پڑھ سکتا مثلا تفریق اعدا کے لیے سورۂ تبت نہ کہ سورۂ کوثر کہ بوجہ ضمائر متکلم انا اعطینا قرآنیت کے لیے متعین ہے عمل مین تین نیتین ہوتی ہین یا تو دعا جیسے حزب البحر حرز یمانی یا اللہ عزوجل کے نام و کلام سے کسی مطلب خاص مین استعانت جیسے عمل سورۂ یٰس و سورۂ مزمل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا اعداد معینہ خواہ ایام مقدرہ تک اس غرض سے اوسکی تکرار کہ عمل مین آجائے حاکم ہوجائے اوسکے موکلات تابع ہوجائین اس تیسری نیت والے تو بحال جنابت کیا معنے بے وضو پڑھنا بھی روا نہین رکھتے اور اگر بالفرض کوئی جرأت کرے بھی تو اس ف۶ نیت سے وہ آیت و سورت بھی جائز نہین ہوسکتی جسمین صرف معنی دعا و ثنا ہی ہے کہ اولا یہ نیت نیت دعا و ثنا نہین ثانیا اسمین خود آیت و سورت ہی کی تکرار مقصود ہوتی ہے کہ اوسکے خدام مطیع ہون تو نیت قرآنیت اوسمین لازم ہے رہین پہلی دو نیتین جب وہ آیات معنی دعا سے خالی ہین تو نیت اولی ناممکن اور نیت ثانیہ مین نیت قرآن ہے اور بقصد قرآن اوسے ایک حرف بھی روا نہین **تنبیہ ۶** یہی حکم دم کرنے کے لیے پڑھنے ف۷ کا ہے کہ طلب شفا کی نیت تغیر قرآن نہین کرسکتی آخر قرآن ہی سے تو شفا چاہ رہا ہے کون کہیگا کہ افحسبتم انما خلقنکم

ف۱ مسئلہ: جنب کو وہ آیات ثنا بہ نیت ثنا بھی پڑھنا حرام ہے جنھین رب عزوجل نے بصیغۂ متکلم کی ضمیر ذکر فرمایا ہے۔

ف۲ مسئلہ: جو آیات دعا و ثنا کے اول مین قل ہے اونھین جنب یہ لفظ چھوڑ کر بہ نیت دعا بھی نہین پڑھ سکتا۔

https://www.facebook.com/darahlesunnat

عبثا تا آخر سورت مصروع و مجنون کے کان میں جنب پڑھ سکتا ہے ہاں جس آیت یا سورت میں خالص معنی دعا و ثنا بصیغہ غیبت خطاب
ہوں اور اوسکے اول میں قُل بھی نہ ہو نہ اوسمیں حروف مقطعات ہوں اور اوس سے قرآن عظیم کی نیت بھی نہ کرے بلکہ دعا و ثنا کی برکت
سے طلب شفا کرنے کے لیے اوسپر دم کرے تو روا ہے **تنبیہ** ف۱ علمت مما القیت علیک ان التغیر بنیۃ الدعاء والثناء دون
نیۃ الاستشفاء ووقع فی ش نقلا عن سیدی عبد الغنی قدس سرہ ما یوھم خلافہ اذ قال الھیکل والحمائلی المشتمل
علی الایات القرانیۃ اذا کان غلافہ منفصلا عنہ کالمشمع ونحوہ جاز دخول الخلاء بہ ومسہ وحملہ للجنب ویستفاد
منہ ان ما کتب من الایات بنیۃ الدعاء والثناء لایخرج عن کونہ قرانا بخلاف قراءتہ بھذہ النیۃ فالنیۃ تعمل فی تغییر
المنطوق لا المکتوب اھ ومبناہ کما تری علی فھم ان نیۃ الاستشفاء مغیرۃ کنیۃ الدعاء ولم تعمل فی المکتوب فکذلک نیۃ
الدعاء او نقول الاستشفاء من باب الدعاء فنیتہ نیتہ **واقول** ف۲ لیس الامر کذا فمعنی القراءۃ بنیۃ الدعاء ان
یکون الکلام نفسہ دعاء فیرید بہ انشاءہ لا تلاوۃ الکلام العزیز والاستشفاء دعاء معنوی لایجعل اللفظ بمعنی الدعاء
فلیس ھو من بابہ ولا تغییر ایضا فان الذی یقرء او یکتب مستشفیا متبرکا فانما یرید التبرک والاستشفاء بالکلام العزیز
لا انہ یخرجہ عن القرانیۃ ثم یستشفی بغیر القران ولو کانت ف۳ تغیر لجاز ان یقرأ الجنب القران کلہ بنیۃ الشفاء فان القران
من اولہ الی اخرہ نور وھدی وشفاء وھذا لایسوغ ان یقول بہ احد وبالجملۃ فالمنوی فی الرقیۃ ھو القران نفسہ لا
غیرہ الاتری ف۴ ان بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم لما رقی السلیم بالفاتحۃ علی شاء وجاء بھا الی اصحابہ کرھوا ذلک
وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یارسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ کما فی الجامع الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
فلم یخرج الاسترقاء الفاتحۃ عن کونہا کتاب اللہ مع انہا تصلح للدعاء والثناء فکیف بما لایصلح لہما اصلا اما ف۵ ما افاد من ان
النیۃ لاتعمل فی المکتوب **فاقول** نعم ما کتب قرانا ولو فاتحۃ لایصح للجنب ان یقول فی نفسہ لیس ھذا قرانا بل دعاء
او یقول لا ارید بہ قرانا بل دعاء وثناء ثم یمسہ اذ لامدخل لارادتہ فی جوھرۃ فی ھذہ الکسوۃ التی قد تم امرھا اما ف۶
ان ینشئ کتابۃ مثلہا وینوی الدعاء والثناء **فاقول** قضیۃ ما قدمت من التحقیق المنیر ان لا اذن ورد للحاجۃ
ولا حاجۃ فی الدعاء والثناء الی الکتابۃ وما ورد علی خلاف القیاس لایتعداہ وبہ یظہر انہ لایؤذن فی کتابۃ الرقی بالآیات
وان تمحضت للدعاء والثناء ولو اراد ھما فلیراجع ولیحرر واللہ سبحنہ وتعالی اعلم **تنبیہ مہم** ف۷ یہ کہ ہمنے سلسلہ کلام میں اوپر
ذکر کیا کہ غیر تلاوت میں اپنی طرف سے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت حرام ہے ائمہ دین نے اسکی تصریح
فرمائی بلکہ ایک جماعت علمائے کرام نے اوسے کفر بتایا مولے کو شایاں ہے کہ اپنے محبوب بندوں کو جس عبارت سے تعبیر فرمائے فرمائے دوسرا کہے تو اوسکی

https://www.facebook.com/darahlesunnat

زبان گدی کے پیچھے سے کھینچی جائے تلک المثل الاعلی بلاتشبیہ یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمرو کو اوسکی کسی لغزش یا بھول پر متنبہ کرنے ادب دینے حزم و عزم و احتیاط اتم سکھانے کے لیے مثلاً بیہودہ نالائق احمق وغیرہا الفاظ سے تعبیر کیا باپ کو اسکا اختیار تھا اب کیا عمرو کا بیٹا بکر یا غلام خالد انھیں الفاظ کو سند بنا کر اپنے باپ اور آقا عمرو کو یہ الفاظ کہہ سکتا ہے حاشا اگر کہیگا سخت گستاخ مردود و ناسزا و مستحق عذاب و تعزیر و سزا ہوگا جب یہاں یہ حالت ہے تو اللہ عزوجل کی ریس کرکے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں ایسے لفظ کا بکنے والا کیونکر سخت شدید و مدید عذاب جہنم و غضب الٰہی کا مستحق نہ ہوگا والعیاذ باللہ تعالی امام ابوعبداللہ قرطبی تفسیر میں زیر قولہ تعالی وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ فرماتے ہیں قال القاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ تعالی لایجوز لاحد منا الیوم ان یخبر بذلک عن اٰدم علیہ الصلاۃ والسلام الا اذا ذکرناہ فی اثناء قولہ تعالی عنہ او قول نبیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاما ان نبتدئ بہ ذلک من قبل انفسنا فلیس بجائز لنا فی اٰبائنا الادنین الینا المماثلین لنا فکیف بابینا الاقدم الاعظم الاکبر النبی المقدم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین امام ابوعبداللہ محمد عبدری ابن الحاج مدخل میں فرماتے ہیں قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالی ان من قال عن نبی من الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام فی غیر التلاوۃ والحدیث انہ عصی او خالف فقد کفر نعوذ باللہ من ذلک ایسے امور میں سخت احتیاط فرض ہے اللہ تعالی اپنے محبوبوں کا حسن ادب عطا فرمائے آمین

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم واللہ سبحنہ وتعالی اعلم

باب المیاہ

مسئلہ ۲۳ ۲۷ صفر ۱۳۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بقیہ آب وضو سے کہ برتن میں رہ جائے وضو جائز ہے یا نہیں اور اگر بہلا وضو کرنے میں کچھ پانی ہاتھ سے اوس میں گر پڑا تو کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

بقیہ آب وضو[ف۱] کہ برتن میں رہ جاتا ہے مائے مستعمل نہیں بلکہ وہ پانی ہے جو استعمال سے بچ رہا اوس سے وضو میں کوئی حرج نہیں اور[ف۲] مائے مستعمل اگر غیر مستعمل میں ملجائے تو مذہب صحیح میں اوس سے وضو جائز ہے جبتک مائے مستعمل غیر مستعمل سے زائد نہ ہوجائے اگرچہ مستعمل پانی دھار بندھ کر گرا ہو اور بعض نے کہا اس صورت میں بھی مستعمل فاسد کردیگا اور وضو جائز نہ ہوگا اگرچہ غیر مستعمل زائد ہو مگر ترجیح مذہب اول کو ہے فی فتاوی الخلاصۃ جنب اغتسل فانتضح من غسلہ شیئ فی انائہ لم یفسد علیہ الماء اما اذا کان یسیل منہ سیلا افسدہ وکذا حوض الحمام علی ھذا و علی قول محمد لایفسدہ مالم یغلب علیہ یعنی لایخرجہ من الطھوریۃ وفی الدر المختار یرفع الحدث بماء مطلق لابماء مغلوب بمستعمل

ف۱ مسئلہ: وضو سے جو پانی برتن میں بچ رہا اوس سے وضو جائز ہے

ف۲ مسئلہ: وضو یا غسل میں اگر کسی عضو کا پانی دھار بندھ کر

ف۳ مسئلہ: برتن میں اگر اتنا کہ

پانی قابل طہارت رہیگا جب تک اوس میں زیادہ

برتن کے پانی سے

نہ ہوجائیگا اور وضو و غسل کا جو پانی ہے وہ